بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۲۷ شعبان ۱۳۹۲ھ ۷ اخاء ۱۳۵۱ہش ۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۲۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعاؤں اور مومنانہ عزم و ولولہ کی روایات کے ساتھ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تیسواں سالانہ اجتماع ربوہ کی مقدس سرزمین میں شروع ہوگیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت بصیرت افروز افتتاحی خطاب

اپنے علم و عرفان میں وسعت پیدا کرو اور تدابیر اور دعاؤں کے ساتھ اپنی اہم ذمہ داریوں کو ادا کرو

ربوہ ۶ اخاء۔ کل ۵ اخاء ۱۳۵۱ہش (مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۷۲ء) بروز جمعرات خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تیسواں سالانہ اجتماع تعلیم الاسلام کالج کی جانب جنوب باسکٹ بال گراؤنڈز سے متصل وسیع میدان میں دعاؤں کے ساتھ اور مومنانہ عزم و ہمت کی ان عظیم روایات کے ساتھ جو خدام الاحمدیہ سے مخصوص ہیں شروع ہوگیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت خود تشریف لاکر ایک نہایت بصیرت افروز خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ حضور نے اپنے ایمان افروز خطاب میں بعض دیگر امور کے علاوہ نہایت مؤثر پیرایہ میں مختصر طور پر اس امر پر روشنی ڈالی کہ علم کن مراحل میں سے گذر کر کامل ہوتا ہے اور عرفان کی شکل اختیار کرتا ہے۔ حضور نے احمدی نوجوانوں کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ دنیا کے بدلے ہوئے حالات کے پیشِ نظر اپنے عمل کے میدان میں تبدیلی پیدا کریں اور علم، فکر اور عقل کو صحیح رنگ میں استعمال کرکے لوگوں کی راہنمائی کریں۔ حضور نے فرمایا۔ بدلے ہوئے حالات میں ہماری ذمہ داریوں میں بہت اضافہ ہوگیا ہے۔ ان ذمہ داریوں کو ادا کرکے ہی ہم اللہ تعالیٰ کے پیار کے حسین جلوے دیکھ سکتے ہیں اور اپنے مقصد یعنی غلبہ اسلام کے حصول میں کامیاب ہوسکتے ہیں جو بہرحال مقدر ہوچکا ہے۔

امسال اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں شرکت کرنے والی مجالس اور خدام کی تعداد میں سال گذشتہ کی نسبت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے روز ہی نمایاں اضافہ ہوگیا۔

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماع سے کچھ عرصہ قبل اپنے ایک خطبہ جمعہ میں یہ تحریک فرمائی تھی کہ احمدی نوجوانوں کے اس مرکزی اجتماع میں زیادہ سے زیادہ مجالس اور جماعتوں کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔ حضور کی اس خواہش کی تعمیل میں اللہ تعالیٰ نے خدام کو جوق در جوق اپنے اس اجتماع میں شامل ہونے کی توفیق بخشی چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کے دوران اس امر پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا کہ گذشتہ سال کے اجتماع کے اختتامی اجلاس میں جتنی مجالس شامل ہوئی تھیں آج خدا کے فضل سے اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں ہی اس پر پچاس مجالس کا اضافہ ہوچکا ہے اور ابھی مزید مجالس آرہی ہیں۔ خدام و اطفال کی آمد کا سلسلہ ایک دو روز قبل ہی شروع ہوچکا تھا۔ ۴ اخاء کی شب کو ربوہ کے مقامی خدام نے مقام اجتماع میں اپنے اپنے خیمے نصب کرنا شروع کردیئے تھے۔ ۵ اخاء کی صبح کو تو کثرت سے خدام پہنچنے لگے اور اپنے اپنے ٹکٹ حاصل کرکے پہلے سے مقرر کردہ قطعات میں خیمہ زن ہونے لگے۔ کل ساڑھے دس بجے صبح صدر مجلس مرکزیہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے مقام اجتماع کے جملہ انتظامات کا معائنہ فرمایا اور ہدایات دیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی خطاب کے وقت خدام کے علاوہ انصار صاحبان اور اطفال الاحمدیہ بھی (جن کا علیحدہ اجتماع دفتر مجلس انصار اللہ کے لان میں ہو رہا ہے) بہت بڑی تعداد میں موجود تھے اور خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے تیار کردہ وسیع و عریض پنڈال سامعین سے پُر ہوچکا تھا۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ:

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدُ للہ۔

احباب جماعت التزام اور توجہ کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

جیسا کہ پہلے بھی یہ اطلاع شائع ہوچکی ہے۔ محترم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل انسپکٹر اصلاح و ارشاد بائیں جانب فالج ہوجانے کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ باوجود کافی علاج معالجہ کے بیماری میں افاقہ نہیں ہوا اور حالت قابل فکر ہے احباب خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپکو کامل صحت عطا فرمائے۔

عزیزم بدر الزمان صاحب آف کوئٹہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام حضور نے زاہدہ سلطانہ تجویز فرمایا ہے۔ عزیزہ مکرم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم نائب وکیل التبشیر و سابق مبلغ امریکہ کی نواسی اور مکرم عبد اللطیف صاحب مہر آف کوئٹہ کی پوتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔

(محمد الدین شاہد مربی)

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب مبلغ انچارج گیمبیا مشن نے اطلاع دی ہے کہ مکرم نسیم احمد صاحب پرنسپل نصرت ہائی سکول باتھرسٹ (گیمبیا) کو اللہ تعالیٰ نے فرزندِ نرینہ عطا فرمایا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں نومولود کی درازئ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکالتِ تبشیر ربوہ)

محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ افریقہ لمبے عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں، احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

ربوہ میں پاکستان کی سلامتی اور استحکام کیلئے اجتماعی دعائیں اور صدقات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کی تعمیل میں اہل ربوہ پاکستان کی سلامتی اور استحکام کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں بھی کر رہے ہیں اور صدر صاحبان محلہ جات نے اپنے اپنے حلقہ جات میں صدقہ کیلئے تحریک کرکے اجتماعی صدقات کا بھی اہتمام کیا ہے۔ جانور ذبح کرنے کے علاوہ مستحقین کو بصورت نقد بھی امداد دی ہے۔ اللہ تعالیٰ شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ہمارے ملک کو اپنی حفاظت و امان میں رکھے اور اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور تمام باشندگانِ پاکستان کو اپنے حضور جھکنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد، پرنٹر:۔ سید عبد الحی، مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس، ربوہ، مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ، قائم مقام ایڈیٹر:۔ شیخ خورشید احمد

الفضل ربوہ
مورخہ ۷/اخاء ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجوع الی اللہ کس طرح پیدا ہو؟

گذشتہ پرچہ میں ہم نے لائل پور کے ایک اخبار کے حوالہ سے بتایا تھا کہ ملک اس وقت جن خطرات سے دوچار ہے ان سے بچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ سب اہل وطن اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں، دُعا کریں اور اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ساتھ زندہ اور محکم تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں تاکہ خدا تعالیٰ ہماری دُعاؤں کو سُنے اور اپنی تائید و نصرت سے ہمیں نوازے کہ یہی ہماری تمام مشکلات کا حل ہے اور ہماری کامیابی کا واحد طریق ہے۔

اس جگہ طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ رجوع الی اللہ کس طرح پیدا کیا جا سکتا ہے اور وہ کونسا طریق ہے جس سے ذہن اس جانب متوجہ ہو جائیں کہ

"ہمارا کوئی خدا ہے جو اس عجیب ماحول کا بھی خالق ہے" اور اس کے ساتھ تعلق ہی "ہماری تمام مشکلات کا واحد حل ہے"۔

اس سلسلے میں اگر ہم قرآن حکیم سے راہ نمائی حاصل کریں تو وہ ہمیں بتاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین محکم اور توحید پر حقیقی ایمان (جو حقیقی کامیابی کی جڑ ہے) تازہ نشانات اور معجزات کے ذریعہ پیدا ہوا کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے مامورین کے ذریعہ ظاہر ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں بکثرت موجود ہے کہ انبیاء کے ذریعہ آیات کا ظہور ہوتا ہے تاکہ قلوب میں حقیقی ایمان پیدا ہو۔ مثلاً رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم اٰیٰتہ ویزکیھم۔ یعنی یہ اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر بڑا فضل ہے کہ اُس نے ان میں اس نبی کو مبعوث کیا جو آیات (نشانات) کے ذریعہ انہیں پاک کرتا ہے۔

یہ نشانات اور معجزات سب سے بڑھ کر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ظاہر ہوئے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولقد انزلنا الیک اٰیات بیّنات۔ یعنی اے رسول ہم نے تیرے ذریعہ سے تو کھلے کھلے نشانات اور معجزات ظاہر کئے ہیں، یہی وہ آیات بیّنات ہیں جو دِل میں کامل اطمینان و سکینت کی کیفیت پیدا کر سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ انسان اسی دُنیا میں خدا کو پا لیتا ہے اور اس کی کیفیت یہ ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارجعی الٰی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ یعنی اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف اس حالت میں لوٹ آ کہ تُو اس سے خوش ہے اور وہ تجھ سے خوش۔ پس آ اور میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں آ جاؤ۔

لیکن سوال یہ ہے کہ یہ کیفیت اب کیسے پیدا ہو سکتی ہے؟ اس کا ایک ہی جواب ہے اور وہ یہ کہ یہ کیفیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کے نتیجہ میں ان پاک نفس اور مزکّی صفت انسانوں کے ذریعے ہی پیدا ہو سکتی ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روحانی فیض سے براہ راست اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے بنی نوع انسان کو اس کے زندہ اور تازہ نشانات سے روشناس کرا سکیں۔ محض کورانہ علم، لچھے دار عبارتوں اور آتش نوا تقاریر سے یہ آسمانی دولت نہیں مل سکتی، نہ ہی ملّت کی موجودہ حالت پر نوحہ خوانی کرنے سے کچھ حاصل ہوگا۔ اگر کوئی نفس مطمئنہ کی آسمانی دولت حاصل کر کے اپنی مشکلات حل کرنا چاہتا ہے تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ ان لوگوں سے تعلق قائم کیا جائے جو براہ راست نورِ نبوت سے فیض حاصل کر کے خدا کے تازہ نشانات سے روشناس کرانے کی صلاحیت اپنے اندر رکھتے ہوں۔ اس کے علاوہ اور کوئی طریق نہیں ہے جو خدا کی ہستی پر زندہ اور محکم یقین پیدا کر سکے۔ یہی وہ آسمانی نعمت ہے جسے دنیا تک پہنچانے کے لئے اس زمانہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم رُوحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔ جن لوگوں نے ان کے ساتھ سچا پیوند قائم کیا وہ گواہ ہیں اس امر کے کہ واقعی اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیض کی بدولت اس زمانہ میں بھی حقیقی ایمان و عرفان حاصل کیا جا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور احمدیت کے قیام کا مقصد ہی یہ ہے کہ زندہ یقین قلوب میں پیدا کیا جائے، تاکہ مادہ پرستانہ تصورات کا خاتمہ ہو جائے اور قلوب اس یقین سے سرشار ہو جائیں کہ اسلام ہی ہماری تمام مشکلات کا حل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(۱) "اسلام ایک ایسا بابرکت اور خدانما مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص سچے طور پر اس کی پابندی اختیار کرے اور ان تعلیموں اور ہدایتوں اور وصیتوں پر کاربند ہو جائے جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن شریف میں مندرج ہیں تو وہ اسی جہان میں خدا کو دیکھ لیگا۔۔۔۔۔ قرآن شریف پر سچا ایمان لانیوالا صرف فلسفیوں کی طرح یہ ظن نہیں رکھتا کہ اس پُرحکمت عالم کا بنانے والا کوئی ہونا چاہیئے، بلکہ وہ ایک ذاتی بصیرت حاصل کر کے اور ایک پاک رویت سے مشرف ہو کر یقین کی آنکھ سے دیکھ لیتا ہے کہ فی الواقع وہ صانع موجود ہے۔"
(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

(۲) حضور علیہ السلام نے اپنے منظوم کلام میں فرمایا ؎

"جس دیں کا صرف قصوں پہ سارا مدار ہے
وُہ دیں نہیں ہے ایک فسانہ گذار ہے
ہے دیں وُہی کہ صرف وُہ اِک قصہ گو نہیں
زندہ نشانوں سے ہے دکھاتا رہِ یقیں"

(۳) حضور علیہ السلام اپنی بعثت کے مقصد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔
"ہم خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے قرآن شریف کی تعلیم کے ثمرات اور برکات کا نمونہ اب بھی موجود پاتے ہیں اور ان تمام آثار اور فیوض کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے ملتے ہیں اب بھی پاتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو اسی لئے قائم کیا ہے تا وہ اسلام کی سچائی پر زندہ گواہ ہو اور ثابت کرے کہ وہ برکات اور آثار اس وقت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل اتباع سے ظاہر ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ چنانچہ صدہا نشان اس وقت تک ظاہر ہو چکے ہیں۔"
(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۸)

چلے مگر رہِ منزل کی بات کر نہ سکے

جو لوگ طوق و سلاسل کی بات کر نہ سکے
وُہ لوگ کُھل کے کبھی دِل کی بات کر نہ سکے

جو لوگ مہدیٔ دَوراں سے دُور دُور چلے
چلے مگر رہِ منزل کی بات کر نہ سکے

وُہ تیرہ بخت کناروں سے آشنا نہ ہوئے
جو ناخُدا سے بھی ساحل کی بات کر نہ سکے

پیامِ حق ہے، اُسے مصلحت نہیں مقصود
وُہ حق پرست کہ باطل کی بات کر نہ سکے

مَیں گیت پیار کے گاؤنگا، مَیں نہیں ناہید
وُہ برگِ گُل کہ عنادل کی بات کر نہ سکے،

(عبدالمنان ناہید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبداللہ آتھم سے متعلق پیشگوئی

محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی فاضل ربوہ

نوٹ:- یہ مقالہ مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس منعقدہ ۲۵ نبوک ۱۳۵۰ھش میں پڑھا گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں کسر صلیب کا عظیم کارنامہ آپ کے بروز کامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں انجام پائے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی اسلام کے دور ثانی میں اس شان سے پوری ہوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح کسر صلیب کے کارناموں سے مزین ہے اور احمدیت کی تاریخ ٹوٹی ہوئی صلیب کے شکستہ ٹکڑے یہاں اور وہاں ہر جگہ بکھرے نظر آتے ہیں۔ جو جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ کا اعتراف کر رہے ہیں۔ آتھم کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی بھی کسر صلیب کے سلسلہ ہی کی ایک کڑی ہے جس کے ذریعہ اسلام کی عظمت و شوکت نمایاں ہو کر دنیا کے سامنے آئی۔ اس پیشگوئی کی تفصیل اس طرح ہے کہ ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء تک ۱۵ دن اسلام اور عیسائیت کے مابین بمقام امرتسر ایک مباحثہ ہوا۔ جس میں عیسائیوں کی نمائندگی پادری عبداللہ آتھم نے کی اور اسلام کی طرف سے جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیش ہوئے اس مناظرہ کی طرح یوں پڑی کہ جنڈیالہ ضلع امرتسر میں عیسائیوں کا زبردست مشن قائم تھا اور عیسائی منادون رات بازاروں اور گلیوں میں عیسائیت کی تبلیغ کرتے پھرتے تھے۔ ایک مسلمان میاں محمد بخش صاحب پانڈہ کے دل میں غیرت نے جوش مارا۔ انہوں نے اپنے شاگردوں کو عیسائیت کے خلاف کچھ باتیں سکھائیں اور ان شاگردوں نے عیسائی منادوں پر اعتراضات شروع کر دئے جس سے تنگ آکر عیسائیوں نے اپنے سربراہ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے پاس شکایت کی کہ پانڈہ صاحب کے شاگرد ہمیں تنگ کرتے ہیں ان کو روکا جائے۔ یہ سن کر ہنری مارٹن کلارک امرتسر سے جنڈیالہ پہنچے اور مسلمانوں کو چیلنج دیا کہ ہمارے منادوں پر اعتراضات کرنے کی بجائے اپنے علماء کو بلاؤ اور ہمارے ساتھ فیصلہ کن مباحثہ کر لو تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ کونسا دین سچا ہے۔ عیسائیت یا اسلام؟

پانڈہ صاحب نے یہ چیلنج منظور کر لیا اور چیدہ چیدہ اور ممتاز مولوی صاحبان کو خطوط لکھے کہ پادریوں سے مقابلہ کیلئے آپ حضرات جنڈیالہ تشریف لائیں۔ اس کے ساتھ ہی پانڈہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھی خط لکھا کہ عیسائیوں سے مقابلہ ٹھن گیا ہے۔ حضور ہماری مدد فرمائیں۔ دوسرے مولوی صاحبان پادریوں سے بحث کرتے یا نہ کرتے یہ تو الگ بات تھی۔ پانڈہ صاحب سے انہوں نے یہ بحث ضرور شروع کر دی کہ ہماری رہائش اور کھانے والے کا کیا انتظام ہوگا۔ اور اخراجات سفر اور نذرانہ وغیرہ کیا ملے گا۔ دوسری طرف جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں یہ اطلاع پہنچی تو حضور اس قدر خوش ہوئے جیسے کوئی شکاری شکار کو اپنی زد میں پا کر خوش ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا ہم اپنا خرچ آپ اٹھائیں گے کسی پہ بار نہیں ڈالیں گے اور اگر یہ مباحثہ قادیان میں منعقد کیا جائے تو باہر سے آنے والوں کی رہائش اور خوراک وغیرہ کے تمام اخراجات بخوشی ہمارے ذمہ ہوں گے۔

ادھر ہنری مارٹن کلارک اور پادری عبداللہ آتھم کو جب یہ معلوم ہوا کہ ہمارا مقابلہ مولویوں کی بجائے مسیح موعود علیہ السلام سے ہو رہا ہے۔ تو ان کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ آتھم کے مسلمان خانساماں کے بیان کے مطابق آتھم صاحب ہنری مارٹن کلارک سے اندر بیٹھے باتیں کرتے ہوئے کانوں پہ ہاتھ رکھ کر کہا دوسرے مولوی اگر ایک سو بھی ہوتے تو کوئی بات نہ تھی۔ لیکن مرزا صاحب قادیانی کا مقابلہ آسان کام نہیں یہ تم نے کہاں بھڑوں کے چھتہ میں ہاتھ ڈالدیا

عیسائیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جان چھوڑانے کا ایک بہانہ یہ تراشا کہ باہم مشورہ کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لکھا کہ چونکہ دوسرے مسلمان مولوی آپ کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے آپ اسلام کی نمائندگی نہیں کر سکتے۔ لہذا ہم آپ سے نہیں بلکہ دوسرے مولویوں سے مناظرہ کریں گے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ جواب دے کر پادریوں کے لئے فرار کی راہ بند کر دی کہ آپ لوگوں کی تحریریں اور منظور کردہ شرائط ہمارے پاس موجود ہیں۔ ان کی موجودگی میں تمہارے لئے انکار کی گنجائش نہیں ہم خود بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور مسلمانوں کی ایک خدا ترس جماعت بھی ہمارے ساتھ طے شدہ شرائط کے مطابق بحث کرنا ہوگی۔ یا اخباروں میں اعلان کر کے اپنی شکست کا اعتراف کرنا ہوگا۔ تمہارے لئے تیسری راہ کوئی نہیں۔ باقی رہا تمہارا یہ اعتراض کہ ہمارے متعلق مولوی لوگ کفر کا فتوے دے چکے ہیں تو اس قسم کے فتوے تمہارے عیسائی فرقوں میں بھی ایک دوسرے کے خلاف موجود ہیں۔ پھر تو تم بھی عیسائیت کی نمائندگی کا دعوےٰ نہیں کر سکتے۔

آپ نے فرمایا ہم نے قرآن مجید سے دلائل دے کر اسلام کی حقانیت ثابت کرنی ہے اور تم نے عیسائیت اور انجیل کو سچا ثابت کرنا ہے اس میں کفر کے فتوؤں کا کیا سوال؟

غرض شکار کو بھاگنے کا کوئی موقعہ نہ ملا اور ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء سے ۵ جون ۱۸۹۳ء تک ۱۵ دن یہ مباحثہ ہوتا رہا۔ حق و باطل کے درمیان معرکہ جاری رہا۔ حضرت سلطان القلم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تثلیث اور کفارہ کے باطل عقیدہ پر ایسے بھرپور وار کئے کہ دلائل کے لحاظ سے عیسائیت نے دم توڑ دیا۔ اور مباحثہ کے آخری دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر ایک اہم اعلان فرمایا جو عیسائیت کے تابوت میں آخری میخ ثابت ہوا۔

حضور نے فرمایا:۔

"آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں۔ تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔ وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے

(جنگ مقدس)

یہ پر ہیبت اعلان کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پادری عبداللہ آتھم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر یہ نشان پورا ہو گیا تو کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے نبی ہونے کے بارے میں جن کو آپ نے اپنی کتاب "اندرونہ بائیبل" میں نعوذ باللہ دجال کے لفظ سے یاد کیا ہے محکم دلیل ٹھہرے گی یا نہیں؟ یہ سنکر پادری آتھم کا رنگ فق ہو گیا۔ اس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اپنے کان پکڑے اور زبان منہ سے باہر نکال کر بے حد خائف و تائب ہو کر لرزتی ہوئی زبان سے کہا کہ میں نے ایسے الفاظ ہرگز نہیں کہے حالانکہ وہ اپنی کتاب اندرونہ بائیبل میں لکھ چکا تھا۔ اس حضرت کے ماتحت پیشگوئی کا یہ پہلا اور فوری نتیجہ تھا جو اسی جگہ ظاہر ہو گیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس پیشگوئی کی ہیبت کا یہ عالم تھا کہ آتھم کے لئے اپنی جگہ سے اٹھنا محال ہو گیا۔ لوگوں نے سہارا دے کر اسے اٹھایا اس کے بعد پندرہ مہینے آتھم نے اس طرح گذارے کہ اس کی راتوں کی نیند غائب ہو گئی اور دن کا چین جاتا رہا پندرہ ماہ تک انتہائی پریشانی اور بدحواسی کے عالم میں خوف زدہ ہو کر ایک شہر سے دوسرے شہر بھاگتا پھرا کبھی اسے کاٹنے والے سانپ اور کبھی نیزوں اور کبھی بھالوں سے مسلح قاتل حملہ آور ہوتے نظر آتے جنہیں دیکھ کر وہ چیخنے چلانے لگا۔ یہ سب کچھ دراصل اس کے خوف زدہ دل کے تاثرات تھے جو متمثل ہو کر اسے نظر آتے تھے غرض اس شدت خوف اور اضطراب سے اس نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے عذاب اور ابدی جہنم میں گرنے سے ایک عرصہ تک بچا لیا جس قسم کا ڈر اور لرزہ اس نے اپنے آپ پر وارد کر لیا تھا گو وہ بھی ایک قسم کا جہنم ہی تھا مگر خدائی قانون اِنَّا کَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّکُمْ عَائِدُوْنَ کے ماتحت آتھم کچھ عرصہ کے لئے ابدی جہنم سے بچ گیا جب پیشگوئی پر پندرہ ماہ گذر گئے تو آتھم اپنی مضطربانہ حالت اور سابقہ بد زبانی سے رجوع کر لینے کی وجہ سے میعاد کے اندر نہ مرا اور اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی میں درج اپنے وعدہ کے مطابق اسے ڈھیل اور مہلت عطا فرما دی تو عیسائیوں نے اس پر خوشیاں منائیں اور اسے عیسائیت کی فتح سمجھ کر ۶ دسمبر ۱۸۹۴ء کو امرتسر میں آتھم کا جلوس بھی نکالا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میعاد ختم ہوتے ہی تحریر فرمایا:۔

"اگر مسٹر عبد اللہ کا دل جیسا کہ پہلے تھا ویسا ہی توہین اور تحقیر اسلام پر قائم رہتا اور اسلامی عظمت کو قبول کر کے حق کی طرف رجوع کرنے کا کوئی حصہ نہ لیتا تو اسی میعاد کے اندر اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا لیکن خدا تعالیٰ کے الہام نے مجھے جتلا دیا کہ ڈپٹی عبد اللہ آتھم نے اسلام کی عظمت اور اس کے رعب کو تسلیم کر کے حق کی طرف رجوع کرنے کا کس قدر حصہ لے لیا۔ جس حصہ نے اس کے وعدہ موت اور کامل طور کے ہاویہ میں تاخیر ڈال دی اور ہاویہ میں تو گرا لیکن اس بڑے ہاویہ سے تھوڑے دنوں کے لئے بچ گیا جس کا نام موت ہے اور یہ ظاہر ہے کہ الہامی لفظوں اور شرطوں میں سے کوئی ایسا لفظ یا شرط نہیں ہے کہ جو بے تاثیر ہو یا جس کا قدر موجود ہو جانا اپنی تاثیر پیدا نہ کرے لہٰذا ضرور تھا کہ جس قدر مسٹر عبد اللہ آتھم کے دل نے حق کی عظمت، کو قبول کیا اس کا فائدہ اس کو پہنچ جائے سو اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا اور مجھے فرمایا۔

اطلع الله على همه وغمه ولن تجد لسنة الله تبديلا ولا تعجبوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين وبعزتى وجلالى انك انت الاعلى ونمزق الاعداء كل ممزق ومكر اولئك هو يبور انا نكشف السر عن ساقه يومئذ يفرح المومنون ثلة من الاولين وثلة من الآخرين وهذه تذكرة فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا۔

ترجمہ:۔

ترجمہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کے ہم و غم پر اطلاع پائی اور اس کو مہلت دی جب تک کہ وہ بے باکی اور سخت گوئی اور تکذیب کی طرف میل کرے اور خدا تعالیٰ کے احسان کو بھلا دے یہ معنے فقرہ مذکورہ کے تفہیم الٰہی سے ہیں اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی یہی سنت ہے اور تو ربانی سنتوں میں تغیر اور تبدل نہیں پائے گا۔ اس فقرہ کے متعلق یہ تفہیم ہوئی کہ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ وہ کسی پر عذاب نازل نہیں کرتا جب تک ایسے کامل اسباب پیدا نہ ہو جائیں جو غضب الٰہی کو مشتعل کریں اور اگر دل کے کسی گوشہ میں بھی کچھ خوف الٰہی مخفی ہو اور کچھ دھڑکا شروع ہو جائے تو عذاب نازل نہیں ہوتا اور دوسرے وقت پر جا پڑتا ہے اور پھر فرمایا کہ کچھ تعجب مت کرو اور غمناک مت ہو اور غلبہ تمہیں کو ہے اگر تم ایمان پر قائم رہو یہ اس عاجز کی جماعت کو خطاب ہے اور پھر فرمایا کہ مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تو ہی غالب ہے (یہ اس عاجز کو خطاب ہے) اور پھر فرمایا کہ ہم دشمنوں کو پارہ پارہ کر دیں گے یعنی ان کو ذلت پہنچے گی اور ان کا مکر ہلاک ہو جائے گا اس میں یہ تفہیم ہوئی کہ تم ہی فتحیاب ہو نہ دشمن اور خدا تعالیٰ ایسا نہیں کرے گا اور نہ باز آئے گا جب تک دشمنوں کے کلام مکروں کی پردہ دری نہ کرے اور ان کے مکر کو ہلاک نہ کر دے۔ جو مکر بنایا گیا اور مجسم کیا گیا اس کو توڑ ڈالے گا اور اس کو مردہ کر کے پھینک دے گا اور اس کی لاش لوگوں کو دکھا دے گا اور پھر فرمایا کہ ہم اصل بھید کو اس کی پنڈلیوں میں سے ننگا کر کے دکھا دیں گے۔ اپنی حقیقت کو کھول دیں گے اور فتح کے دلائل بینہ ظاہر کریں گے۔ اور اس دن مومن خوش ہوں گے پہلے مومن بھی اور پچھلے مومن بھی اور پھر فرمایا کہ وجہ مذکورہ سے عذاب موت کی تاخیر ہماری سنت ہے جس کو ہم نے ذکر کر دیا ہے۔ جو چاہے وہ راہ اختیار کرلے جو اس کے رب کی طرف جاتی ہے۔" (انوار الاسلام ص ۲، ۳)

(باقی)

محترم میاں جان محمد صاحب امرتسری

محترم میاں عبد الحکیم صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ حلقہ گنج مغل پورہ لاہور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی اور برادرم محترم مولانا محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری انچارج مبلغ جزائر فجی کے نانا میاں جان محمد صاحب گزشتہ دنوں چوٹ لگنے کی وجہ سے لاہور میں بیمار ہو گئے۔ خاکسار نے جہاں تک ممکن ہو سکا آپ کی صحت کی بحالی کے سلسلہ میں حسب مقدور آپ کا علاج کرایا۔ بعد ازاں آپ کی خواہش اور وصیت کے تقاضا کے تحت آپ کو ربوہ لے جایا گیا جہاں آپ کے برادر اصغر محترم میاں نور محمد صاحب امرتسری صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کا علاج کراتے رہے لیکن خدا تعالیٰ کو یہی منظور تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور مخلص اور فدائی صحابی اس کو پیارا ہو اور اس کے حضور جلد حاضر ہو جائے۔ سو بالآخر حضرت میاں جان محمد صاحب ربوہ پہنچنے کے تیسرے دن یعنی ۲۱ ستمبر ۱۹۷۲ء بروز جمعرات بوقت صبح ۵½ بجے تقریباً ۹۲ برس کی عمر میں رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے نماز عصر کے بعد مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں بہت سے مقامی احباب کے علاوہ مرحوم کے لاہور سے آئے ہوئے عزیز و اقارب نے بھی شرکت کی۔ بعد ازاں مرحوم کی نعش کو قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا تدفین کے بعد محترم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

محترم میاں جان محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت نیک عبادت گزار بزرگ تھے بڑے شوق سے نماز تہجد ادا فرمایا کرتے تھے ذکر الٰہی گویا آپ کی روح کی غذا تھی مرحوم نے حضرت مسیح علیہ السلام کی تحریری بیعت تو ۱۸۹۷ء میں کی تھی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھ پر بیعت کا شرف مرحوم کو ۱۹۰۲ء میں حاصل ہوا تھا۔

مرحوم بتایا کرتے تھے کہ مجھے مسیح الزمان علیہ السلام کی زندگی میں متعدد بار حضور کی زیارت کرنے اور ملاقات کرنے سے شرف بخشنے کی اللہ تعالیٰ نے سعادت عطا فرمائی تھی۔ مرحوم کی دیگر اولاد تو فوت شدہ ہے۔ البتہ ایک فرزند مکرم میاں دین محمد صاحب ایم اے ایل ایل بی بطور یادگار رہ گئے ہیں جو کہ ان دنوں بسلسلہ ملازمت انگلستان میں مقیم ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں ارفع و اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے صاحبزادہ اور دیگر عزیز و اقارب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ اور مرحوم کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

انصار اللہ اور تحریک جدید

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اب اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو پھیلانے اور اس کی شان و شوکت کو قائم رکھنے کا کام ہمارے سپرد کیا ہے"

جیسا کہ انصار اللہ کو علم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے دفتر دوم کی تمام تر ذمہ داری انصار پر ڈالی ہے۔ لہٰذا انصار اللہ بھائیوں کو چاہیئے کہ اسلام کی شان و شوکت کو قائم کرنے کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد کو مستحکم سے مستحکم کرتے چلے جائیں تاکہ تمام دنیا پر دین اسلام کا جھنڈا لہرانے لگ جائے آمین ثم آمین۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

انگلستان میں سو فیصد ادائیگی کرنے والوں کی فہرست

۲

شمار	معطی	شہر	رقم	
۲۵۹	مکرم منیر احمد صاحب	ھانسلو	۵۰	پونڈ
۲۶۰	〃 نصرت اللہ صاحب نصیر	〃	۵۰	〃
۲۶۱	〃 محمد رفیق صاحب	لیمنگٹن	۵۰	〃
۲۶۲	〃 غلام رسول صاحب	سالفورڈ	۵۰	〃
۲۶۳	〃 ملک عبد الرؤف صاحب	پرسٹن	۵۰	〃
۲۶۴	〃 ڈاکٹر منصور احمد صاحب قریشی	گریتھم	۶۰	〃
۲۶۵	〃 سیّد بشیر احمد صاحب	لیمبس	۵۰	〃
۲۶۶	〃 طاہر سفیر صاحب	لندن	۴۵	〃
۲۶۷	〃 ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب	لندن	۳۶	〃
۲۶۸	〃 ریاست علی صاحب	کرانفورڈ	۳۶	〃
۲۶۹	〃 چوہدری سردار احمد صاحب	ساؤتھ آل	۲۵	〃
۲۷۰	〃 چوہدری عبد الغفور صاحب	ساؤتھ آل	۲۵	〃
۲۷۱	مکرمہ بیگم رضیہ ودود احمد صاحب	لندن	۲۵	〃
۲۷۲	〃 بیگم صدیقہ خالدہ اختر صاحبہ	〃	۳۰	〃
۲۷۳	〃 بیگم رضیہ عثمان ملک صاحبہ	〃	۲۰	〃
۲۷۴	مکرم شیخ غلام ربانی صاحب منجانب حضرت مصلح موعودؓ	ایلنگ	۴۲	〃
	〃 حضرت مسیح موعودؑ	〃	۲۰	〃
	〃 حضرت خلیفۃ المسیح الثالث	〃	۱۰	〃
	〃 حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا	〃	۱۱	〃
۲۷۵	〃 لئیق احمد کھوکھر مرحوم	جلنگھم	۴۵	〃
۲۷۶	〃 ڈاکٹر انوار احمد صاحب سیّد	ایسفورڈ	۱۲	〃
۲۷۷	مکرمہ راشدہ ڈار صاحبہ	لندن	۱۰	〃
۲۷۸	مکرم رضا حیدر صاحب	〃	۱۰	〃
۲۷۹	محترمہ بیگم باسط کے ملک صاحبہ		۱۰	〃
۲۸۰	مکرم منصور بیگ صاحب مرزا	کرانفورڈ	۱۰	〃
۲۸۱	〃 اے ایس ظفر صاحب منجانب والدہ صاحبہ	لندن	۳۰	〃
۲۸۲	〃 عبد الحمید خان صاحب منجانب عبد المجید خان صاحب مرحوم	ھانسلو	۵۰	〃
۲۸۳	〃 چوہدری اقبال احمد صاحب	ہڈرزفیلڈ	۱۰	〃
۲۸۴	〃 غلام محمد صاحب	〃	۵	〃
۲۸۵	مکرم وجیہ الدین صاحب	پرسٹن	۲۰	〃
۲۸۶	مکرمہ مس نعیمہ دین صاحبہ	جلنگھم	۱/۵۰	〃
۲۸۷	مکرم گلزار منوّر احمد صاحب مع بچگان	لندن	۶۰	〃

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

انصار اللہ کا ۱۷واں مرکزی اجتماع

مجلس انصار اللہ کا اجتماع ۱۷، ۱۸، ۱۹ نبوت/نومبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ انصار اللہ مجالس سے التماس ہے کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت حاصل کریں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کلمات طیبات سے مستفیض ہوں۔

۲۔ اجتماع انصار اللہ کے موقع پر آئندہ تین سال کے لئے صدر مجلس انصار اللہ کا انتخاب ہوگا صدر مجلس کے لئے تمام تجویز کر کے مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ اخاء/اکتوبر ہے۔ مجالس نوٹ فرما لیں۔ ممبران شوریٰ کے نام آخری تاریخ یکم نبوت/نومبر مقرر کی گئی ہے۔ زعماء مجالس انصار اللہ نوٹ فرما لیں اور نمائندہ شوریٰ کا نام مقررہ تاریخ کے اندر اندر بھجوا دیں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تحریکِ وصیّت

سبقت دکھانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے

(از سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے۔ پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلاء تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے (نظام وصیت میں شامل ہو کر) ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلا دیا اور اپنا صدق ظاہر کر دیا بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزرے گا اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔

فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا

لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جاویں گے۔ اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی (الوصیت)

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مجالس انصار اللہ شہر و ضلع لاہور کا

سالانہ اجتماع

جملہ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجالس انصار اللہ شہر و ضلع لاہور کا سالانہ اجتماع امسال مسجد احمدیہ دار الذکر علامہ اقبال روڈ لاہور میں ۲۷ ۲۸ کی شام کو چار بجے سے شروع ہو کر ۲۸ کو چار بجے شام اختتام پذیر ہوگا۔ توقع ہے کہ مکرم و محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ وقت نکال کر ضرور اس اجتماع میں تقریر فرمائیں گے ضلع لاہور کی جملہ مجالس کے نمائندگان کی اس اجتماع میں شمولیت لازمی ہے دوسرے احباب بھی بکثرت شامل ہو کر مستفید ہوں۔ جملہ احباب کے قیام و طعام کا انتظام بذمہ مجلس مقامی لاہور ہوگا۔

(ملک عبد اللطیف ستکوھی ناظم مجالس انصار اللہ ضلع لاہور)

درخواست دعا

عزیزم سید عبید اللہ ساکن حیک حجمرہ ۶ عرصہ سے ضعف دل سے بیمار چلے آرہے ہیں اس وقت تکلیف بہت زیادہ ہے احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔

(حکیم عبد الرحمن شاہ دار الرحمت غربی ربوہ)

۲۔ میرے نسبتی بھائی صوبیدار محمد حنیف صاحب آج کل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ دوست دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور کر دے۔ آمین۔

منشی سردار محمد خوشنویس الفضل

ھو الشافی

بواسیر

جناب خواجہ سلطان محمود صاحب مدینہ کالونی دالٹن ٹریننگ سکول لاہور کینٹ نے لکھا۔

"خاکسار نے کیور ہیومیو سسٹم کے پائلز کیور کے چند کیپسول استعمال کئے اور مجھے بواسیر کی تکلیف سے آرام آگیا۔ واقعی بہت زود اثر ہے۔"

قیمت ۱۰/- خرچ پیکنگ و ڈاک ۱/۷ اجوابی لفافہ بھجوا کر ہر مرض کی کیور کے نمونہ کی ایک خوراک مفت حاصل کریں۔ جدید نسخہ جات کا رسالہ مفت

کیور ہیومیو میڈیکس کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام کے سالانہ اجتماع میں حضور ایدہ اللہ کا خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

حضور کی تشریف آوری

۱۱ بجکر چالیس منٹ پر حضور بذریعہ کار مقام اجتماع میں تشریف لائے پنڈال سے باہر صدر مجلس اور دیگر مرکزی عہدیداران نے حضور کا پرتپاک خیر مقدم کیا جونہی حضور سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔ اہلاً و سہلاً و مرحبا اور دیگر اسلامی نعروں کے ساتھ حاضرین مجلس نے حضور کا استقبال کیا۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر واقف زندگی سابق مبلغ انگلستان نے کی۔ بعد ازاں حضور نے خدام سے ان کا عہد دہرایا اور پھر پنڈال کے باہر تشریف لے جا کر اپنے دست مبارک سے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا۔ جو کہ ایک بہت بلند پول کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ اس دوران جملہ حاضرین لوائے خدام الاحمدیہ کی طرف رخ کر کے کھڑے رہے اور زیر لب دعاؤں میں مصروف رہے۔ اس موقعہ پر حضور نے ہدایت فرمائی کہ آئندہ جب بھی لوائے احمدیت یا لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا جائے اس موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اشعار ضرور پڑھے جائیں چنانچہ حضور ایدہ اللہ کی ہدایت پر آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ چار اشعار پڑھے گئے:۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

لوائے خدام الاحمدیہ کو اپنے دست مبارک سے لہرانے کے بعد جب حضور سٹیج پر تشریف فرما ہوئے تو مکرم ناصر احمد صاحب شمس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ہے

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے

کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے بعد ازاں حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اپنا ایمان افروز خطاب شروع فرمایا۔

حضور کا ایمان افروز خطاب

حضور نے اپنی تقریر کے آغاز میں بتایا کہ ہم نے خدام کی علامت کے طور پر ایک رومال بنوایا ہے جو سیاہ اور سفید رنگ کی دھاریوں پر مشتمل ہے (رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلامی جھنڈے کا یہی رنگ تھا) اس کے ساتھ پلاسٹک کا بنا ہوا ایک چھلّا ہے جس پہ القدرۃ للہ والعزۃ للہ کے الفاظ کندہ ہیں۔ یہ رومال علاوہ خدام کی علامت کے دیگر کئی فوائد بھی رکھتا ہے۔ خدام کو چاہئیے کہ آئندہ اپنے اجتماعوں کے موقع پر یہ چھلہ میں ڈال کر اپنے گلے میں باندھ لیا کریں اور اس کو حفاظت سے رکھیں چونکہ وقت کم تھا اس لئے سردست ۵۰۰ ایسے رومال بنے ہیں جن میں سے نصف کے قریب خدام کو دے دیئے گئے ہیں (مرکزی عہدیداران و منتظمین اور دیگر بہت سے خدام نے یہ رومال باندھ رکھے تھے) یہ رومال اور چھلے بڑے تجربوں کے بعد کم سے کم قیمت میں تیار کروائے گئے ہیں۔

حضور نے اس موقعہ پر بتایا کہ لجنہ کی ممبرات اور انصار اللہ کے لئے بھی رومال اور چھلے تجویز کئے جا رہے ہیں

علم کی بے کراں وسعت اور اس کے مختلف مراحل

اس کے بعد حضور نے حصول علم کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کے قانون کی وضاحت کرتے ہوئے نہایت لطیف پیرائے میں بتایا کہ علم اپنے اندر اتنی وسعت رکھتا ہے وہ مختلف مراحل میں گزر کر کامل ہوتا ہے۔ تب اس میں حقیقی حسن اور افادیت جلوہ گر ہوتی ہے ظاہری حواس کے ذریعے ہمیں جو سیدھا علم حاصل ہوتا ہے اس کے نتیجہ میں فکر اور پھر فکر کے نتیجہ میں عقل و شعور پیدا ہوتا ہے اور عقل و شعور کے نتیجہ میں پھر مزید علم اور فکر پیدا ہوتا ہے اور یہ چکر چلتا چلا جاتا ہے پھر روحانی میدان میں جو علم و فکر اور شعور پیدا ہوتا ہے اسے ایمان و عرفان اور عمل صالح کہتے ہیں انسان کی ساری ترقیات اس امر پر منحصر ہیں کہ وہ حقیقی معنوں میں علم حاصل کرے اور پھر فکر و شعور کے ساتھ عملی رنگ میں اس سے فائدہ اٹھائے۔ حضور نے اس ضمن میں فرمایا کہ ہمارے سکولوں اور کالجوں میں جو تعلیم دی جاتی ہے وہ تو علم کی ایک نہایت ہی محدود شکل ہے موجودہ حکومت نے تعلیمی اداروں کو اپنی تحویل میں لینے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کی وجہ سے ہمارے لئے موقع پیدا ہو گیا ہے کہ ہم اب علم کے ان اہم شعبوں کی طرف توجہ دیں جن کی طرف پہلے ہم توجہ نہیں دے سکے ہمارے لئے عمل کا میدان وسیع ہو گیا ہے بدلے ہوئے حالات میں ہمیں فکر، تدبیر اور دعاؤں کے ساتھ اپنے آپ کو نئے راستوں پر ڈالنا ہو گا۔ ہمیں یہ فکر نہیں کرنی چاہئیے کہ اب کیا ہو گا۔ ہو گا وہی جو خدا کو منظور ہے اور ہمیں خوب علم ہے کہ خدا تعالیٰ نے غلبہ اسلام مقدر کر رکھا ہے اور دنیا کے حالات اس کے حق میں بدل رہے ہیں۔ اصل فکر جو ہمیں ہونا چاہئیے وہ یہ ہے کہ آیا ہم بدلے ہوئے حالات کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر رہے ہیں یا۔

حضور نے فرمایا احمدی نوجوانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ دنیا کو بڑے پیار بڑی محبت اور بڑی ہمدردی کے ساتھ اس راستہ پر لانے کی کوشش کریں جو اسے خدا کے پیار کا مستحق بنا دے۔ بے شک اس راہ میں تکلیفیں بھی آئیں گی لیکن بہرحال ہمیں صحیح علم و فکر اور عقل و شعور کی طرف عمل صالح کی قوت کے ساتھ دنیا کی راہنمائی کرنا ہے۔ میرے دل میں ہر وقت ایک آگ سی لگی رہتی ہے کہ کس طرح میں آپ کو جھنجھوڑ کر اس مقام پر کھڑا کر دوں جس کے لئے آپ کو بنایا گیا ہے خدا کرے کہ آپ اپنی صلاحیتوں کو پوری طرح کام میں لا کر تدابیر اور دعاؤں کے ساتھ حقیقی ایمان و عرفان حاصل کریں تاکہ آپ نہ صرف خود اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات کے حسین جلوے دیکھیں بلکہ دنیا کو بھی ان سے روشناس کرا سکیں۔

حضور کی یہ نہایت درجہ بصیرت افروز تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی جس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر واپس تشریف لے گئے۔

اجتماع خدام الاحمدیہ ۔۔۔ ۷ اکتوبر کے ضروری پروگرام

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے مقام اجتماع میں تشریف لا کر خدام سے افتتاحی خطاب فرمائیں گے۔

۲۔ ۱۵-۶ بجے پیغام رسانی۔ رسہ کشی اور والی بال کے فائنل مقابلے ہوں گے۔ علاوہ ازیں:

۔۔ ۷ بجے فٹ بال کا فائنل مقابلہ ہو گا۔ اور
۵۰-۷ پر کبڈی کا فائنل مقابلہ ہو گا۔

۳۔ ۴۰-۸ پر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل۔ مولانا بشارت احمد صاحب بشیر اور مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائیں گے۔

۴۔ حسب دستور دس بجکر ۷ منٹ پر محترم جناب چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ خدام سے خطاب فرمائیں گے۔

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

وقف جدید کی اہمیت

حضرت مصلح موعودؓ وقف جدید کی اہمیت کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئیے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف کرنے پڑیں گے۔ اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا"

وقف جدید کے ذریعہ رشد و اصلاح اور تعلیم القرآن کا بابرکت کام وسیع پیمانہ پر ہو رہا ہے سو عمائد انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے حلقوں میں چندہ جات وقف جدید کے معیاری وعدہ جات اور ان کی بروقت ادائیگی کا پورا پورا خیال رکھیں اور اپنی مساعی کی تفصیلی رپورٹیں دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں ارسال کریں۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

6366
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
بہاولنگر

ہر راہ سے
اللہ تعالیٰ کی رضا
کی
خوشنودی حاصل
کرنے کی کوشش کیجئے
(ناظر بیت المال آمد)